دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۷/۶۷۰
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

درج ذیل مسائل کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے!

(۱) بچیوں کی تربیت سے متعلق جو فضائل ہیں ان کا استحقاق کب ہوگا؟ کیا شادی کر دینے کے بعد وہ اس ذمہ داری سے فارغ الذمہ ہو جاتا ہے؟ اگر کسی سبب سے شادی کامیاب نہیں ہو پاتی اور بچی دوبارہ گھر آجاتی ہے تو ایسے شخص کو تربیت بنات کے فضائل کب حاصل ہونگے رخصتی تک تربیت سے حاصل ہو گئے تھے یا وہ جب تک اپنے والدین کے پاس رہے چاہے شادی سے پہلے یا شادی کے بعد ناکام ہونے کی صورت میں!

(۲) دعائے قنوت کے وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا اور ہاتھ اٹھانا سنت ہیں یا واجب!

(۳) اگر کسی شخص کی داڑھی بالکل ہلکی سی ہو یا بالکل نہ رہی ہو اور عمر بھی ۲۰ سال سے زائد ہو جائے تو کیا ایسا شخص داڑھی گھنی کرنے کی نیت سے یا داڑھی اگانے کی خاطر اپنے منہ پر استرا پھیر سکتا ہے یا نہیں؟

محمد آصف لاہوری
مقیم حال کراچی

الجواب حامداً و مصلیاً

۱ ـــــ بچیوں کے ساتھ احسان کے فضائل جو احادیث میں آئے ہیں اُن کے بارے میں شراحِ حدیث نے لکھا ہے کہ بچیوں کے ساتھ احسان وسلوک کرنے کا مذکورہ اجر اسی صورت میں حاصل ہوگا جبکہ احسان کا یہ سلسلہ برابر جاری رہے حتی کہ وہ بچیاں شادی ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے باپ کی کفالت اور اُس کے احسان سے بے نیاز ہو جائیں لہذا جس لڑکی کی شادی کامیاب نہ ہو اور وہ دوبارہ باپ کے پاس آجائے تو اگر والد دوبارہ اس پر احسان کرتا رہے یہاں تک کہ وہ فوت

(ورق کی پشت پر)

Scanned by CamScanner

ہوجائے یا دوسری جگہ نکاح کی وجہ سے باپ سے مستغنی ہوجائے
تو پھر بھی حدیث میں مذکور اجر اس کو ملے گا۔

فی البخاری: ۲/۸۸۷

فی الحدیث الطویل "فقال من بلی من
هذه البنات شیأ فاحسن الیهن کن
له سترا من النار"

فی فتح الباری: ۱۰/۴۲۸

والظاهر ان الثواب المذکور انما یحصل
لفاعله اذا استمر الی ان یحصل
استغناؤهن عنه بزوج او غیره کما اشیر
الیه فی بعض الفاظ الحدیث والاحسان
الی کل احد بحسب حاله

وکذا فی المرقاة: ۸/ ۶۸۲

۲ــــــــ دعائے قنوت پڑھنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا سنت ہے
اور تکبیر کے سنت یا واجب ہونے میں اختلاف ہے لیکن ....
صاحب بحر نے سنت ہونے کو ترجیح دی ہے (فتاوی دار العلوم
دیوبند مکمل ومدلل ۴/۱۶۵)

فی حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۱۳۹

(فیسن رفع الیدین للتحریمة) مثلها فی
ذلك تکبیرات الاعیاد والقنوت
کما فی التبیین وغایة البیان

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

فی الدر المختار : ۱/ ۴۶۸

(فی واجبات الصلوۃ) قنوت الوتر وھو مطلق الدعاء وکذا تکبیر قنوتہ ای الوتر قال فی البحر فی باب سجود السھو ومما الحق بہ ای بالقنوت تکبیرۃ وجزم الزیلعی لوجوب السجود بترکہ وذکر فی الظھیریۃ انہ لو ترکہ لاروایۃ فیہ وقیل یجب السجود اعتبارا بتکبیرات العید وقیل لا اھ وینبغی ترجیح عدم الوجوب لانہ الاصل ولا دلیل علیہ بخلاف تکبیرات العید۔

وکذا فی البحر : ۲/ ۹۶

فی حلبی کبیر : ۴۱۷

ثم اذا اراد القنوت کبر ورفع یدیہ عندنا .... فان ذلک مروی عن علی وابن عمر والبراء بن عازب .... وقال احمد اذا قنت قبل الرکوع کبر قال ابن قدامۃ فی المغنی وقد روی عن ابن عمر انہ کان اذا فرغ من القراۃ کبر وفی الذخیرۃ رفع یدیہ حذاء اذنیہ وھو مروی عن ابن مسعود وابن عمر وابی عبیدۃ واسحق وقد تقدم۔

۳ـــــ کسی شخص کی ڈاڑھی ہلکی ہو تو اُس کو گھنی کرنے کیلئے استرا پھیرنا جائز نہیں، اور اگر کسی شخص کے بالکل بھی ڈاڑھی کے بال ظاہر نہیں ہوئے ہوں اور وہ ڈاڑھی کے بال ظاہر کرنے کیلئے استرا پھیرے تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن ڈاڑھی کے بال ظاہر ہونے کے بعد استرا پھیرنا جائز نہیں۔

فی المشکوۃ : ۲/ ۳۸۰

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب

فی المرقاۃ : ۸/ ۲۱۱

تحت ھذا الحدیث "والمعنی اترکوا اللحی کثیرا بحالھا ولا تتعرضوا لھا واترکوھا لتکثر"

فی الدر المختار : ۲/ ۴۱۷

واما الاخذ منھا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد، واخذ کلھا فعل یھود الھند ومجوس الاعاجم

وکذا فی الدر المختار : ۶/ ۴۰۷۔ واللہ اعلم بالصواب

فہیم اشرف
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴
۱۳ / ۱۱ / ۲۲ھ

الجواب صحیح
احقر عصمت اللہ
۱۳/ ذو القعدہ ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۴/۱۱/۱۴۲۲ھ

Scanned by CamScanner